Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۳۵ | ۲۸ رجب ۱۴۰۱ھ ۲ احسان ۱۳۶۰ ہش ۲ جون ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۲۴

ساری دنیا کی طاقتیں مل کر بھی کسی مومن کو خدا کا حکم توڑنے پر مجبور نہیں کر سکتیں

میں ہر احمدی کو کہتا ہوں کہ خدا کا ہو کر خدا میں زندگی گزارنے کی کوشش کرو

دنیا جو بھی کہتی ہے کہتی رہے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا

اسلام آباد کی مسجد احمدیہ میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ

اسلام آباد ۲۹ مئی۔ ضعف اور گرمی کی تکلیف کے باوجود سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آج جمعہ کی نماز مقامی مسجد احمدیہ میں پڑھائی اور نصف گھنٹہ تک ایک روح پرور اور ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

گزشتہ کچھ عرصہ سے حضور جو خطبات ارشاد فرما رہے ہیں، انہی کے تسلسل میں آج بھی حضور نے سورہ المائدہ کی آیات ۴۱ سے ۴۸ تک کے مضمون کے ایک حصہ کی وضاحت فرمائی اور احباب کو نصیحت کی کہ وہ خدا کے ہو کر خدا میں زندگی گزارنے کی کوشش کریں

حضور نے فرمایا ان آیات میں تین آیات کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

یعنی جو لوگ اس کلام کے مطابق جسے اللہ نے اتارا ہے فیصلہ نہیں کرتے، حکم صادر نہیں کرتے وہی حقیقی کافر، وہی حقیقی ظالم اور وہی حقیقی اور سچے باغی ہیں۔ حضور نے کفر، ظلم اور فسق کے تفصیلی معنے بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کس کس طرح انسان شیطان کی راہوں پر چل کر کن راہوں کا مرتکب ہوتا اور اپنے خدا سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہت سی سزائیں قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک ان میں سے لعنت ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے دور ہو جائے۔ (اس موقعہ پر حضور نے عربی لغت کے لحاظ سے اس لفظ کی مزید تشریح فرمائی۔ اور کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" سے بھی اقتباس پڑھ کر سنایا۔)

ان آیات کے آخر میں ایک اور آیت

مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ
حُكْمًا لِّقَوْمٍ
يُّوْقِنُوْنَ

کا حوالہ دیتے ہوئے حضور نے فرمایا پہلی آیات میں تین گروہوں کا ذکر تھا ان کے مقابل پر ایک اور گروہ بھی ہے جس کا ذکر اس آیت میں ہے، وہ گروہ جو خدا کی ذات اور اس کی صفات پر صحیح ایمان اور ان کا صحیح عرفان رکھتا ہے، وہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا مشاہدہ کر کے یقینی علم رکھتا ہے کہ خدا ہے۔ یہ انبیاء کا گروہ ہے اور خصوصاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد وہ لوگ جو حضور کے خادم اور جاں نثار ہیں۔ آپ کی اطاعت میں ہر اولیت

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۳۱ مئی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج اسلام آباد میں تشریف فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں آمدہ ۲۸ مئی کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت ضعف اور گرمی کی وجہ سے قدرے ناساز ہے۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ ہمارا پیارا خدا ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو مکمل صحت یابی عطا کرے اور آپ کو دن رات تندہی سے خلق و دین حق کے لئے کام کرتے چلے جانے کی توفیق عطا کرتا رہے۔

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کمزوری بخار اور دائمی درد کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ احباب کرام خاص توجہ کے ساتھ مولا کریم کے آستانہ پر التجا کریں کہ وہ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کے بابرکت وجود پر رحمت نازل کرے اور انہیں صحت یابی عطا کرے آمین

شکریہ احباب و درخواست دعا

خاکسار کی بیماری قلب کی اطلاع پا کر احباب کرام و بزرگان سلسلہ اور خاندان حضرت اقدس کے جملہ افراد نے خاکسار کے لئے دعا کی اور بہت سے دوستوں نے بذریعہ خطوط تسلی دی۔ میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ابھی بیماری کسی قدر باقی ہے۔ احباب سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے نیز یہ کہ میرے بچوں کا بھی خدا حافظ و ناصر ہو آمین

اقبال احمد نجم مبلغ سپین میڈرڈ

چندہ جات کی ترسیل کے بارہ میں تاکیدی اعلان

امراء کرام صدر صاحبان۔ سیکرٹریان مال کو تاکید کی جاتی ہے کہ چندہ جات کی رقوم ارسال مرکز کرتے وقت ان کی تفصیل ضرور ہمراہ بھجوا دی جائے۔

تفصیل کے بغیر رقوم محسوب نہیں ہو سکتیں جس کی وجہ سے بہت سی دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

پبلشر مسعود احمد ؛ پرنٹر ۔ سید عبدالحی ؛ مطبع ۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت ۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۸ر رجب ۱۴۰۱ھ
۲ر احسان ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفہ وقفہ سے رونما ہونے والے ہلاکت خیز واقعات

جب وقفہ وقفہ سے بربادی افگن واقعات رونما ہونے لگیں تو ایسے واقعات کا تسلسل سے رونما ہونا قرآن مجید کی رو سے انتہائی خطرناک صورت حال پر دلالت کرتا ہے۔ مثال کے طور پر اچانک طوفانِ باد و باراں ایک علاقہ میں تباہی و بربادی پھیلانے کا موجب بنتا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد اچانک سمندری طوفان انتہائی خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے۔ جس کی وجہ سے بعض مخصوص علاقے ہولناک تباہی کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرتا کہ ایک اور علاقہ میں آتش فشاں پہاڑ لاوا اگل اگل کر بستیوں کو خاکستر کر کے رکھ دیتا ہے۔ وقفہ وقفہ سے رونما ہونے والے ایسے واقعات کو اتفاقی حادثے قرار دے کر ان کا کوئی نوٹس نہ لینا اور ان سے عبرت نہ پکڑنا اور کوئی سبق حاصل نہ کرنا ایک بہت بڑے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہوتا ہے ایسے واقعات کے وقفہ وقفہ سے مسلسل رونما ہونے کی اصل وجوہات اور غرض و غایت پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

پہلی بات اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ اُس نے ہی اس کائنات کو پیدا کیا ہے۔ وہی اس کے محکم اور اٹل نظام کو چلا رہا ہے وہ متصرف بالارادہ اور اپنے ارادے کو بروئے کار لانے پر قادر ہے اس کے علم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ جو کچھ ہو رہا ہے اور آئندہ ہوگا اس کے منشاء اور ارادہ کے تحت ہو رہا ہے اور ہوگا حتیٰ کہ درخت سے کوئی پتہ اس کے حکم کے بغیر نہیں گرتا۔ اس بنیادی حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کثرت تواتر اور تکرار کے ساتھ بیان کیا ہے کہ ان سب آیات کو یہاں درج کرنا ممکن نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی مسلمہ حقیقت ہے کہ اس کے ثبوت کی چنداں ضرورت نہیں۔ اندریں صورت یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ اس دنیا میں کوئی واقعہ بھی اتفاقی حادثہ کے طور پر رونما نہیں ہوتا۔ جو کچھ بھی ہوتا ہے اور ہو رہا ہے وہ خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اور اذن سے ہو رہا ہے۔ فی الاصل کسی بھی واقعہ یا تبدیلی کو اتفاقی حادثہ قرار دینا خود اپنی گمراہی پر مہر تصدیق ثبت کرنا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید کی بیان کردہ اس بنیادی حقیقت کو ذہن نشین کرانے کے لئے سیدنا حضرت اقدس نے فرمایا ہے:۔

"دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے۔ ..... سو تم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دور رکھے۔ کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو۔ سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو، نہ شاخ کو ..... آخر وہی ہوگا جو خدا کا ارادہ ہوگا۔"

(کشتی نوح)

دوسری بات اللہ تعالیٰ نے بڑی شد و مد کے ساتھ یہ بیان فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑا رحیم و کریم اور ارحم الراحمین ہے۔ اس کی رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ وہ جب کسی پر انعام کرتا ہے تو اس وقت تک اس انعام کو واپس نہیں لیتا جب تک کہ وہ فرد یا قوم جسے اس نے انعام سے نوازا ہے خود ہی اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کر کے اپنے استحقاق کو ختم نہ کر دے۔ اسی لئے فرمایا:۔

"اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ"

(الرعد آیت ۱۲)

ترجمہ:۔ اللہ کبھی بھی کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ اپنی اندرونی حالت کو نہ بدلے۔

اسی لئے جب وہ کسی فرد یا قوم پر اس کے گناہوں کی وجہ سے گرفت کرتا ہے تو وہ فرد یا قوم اس کی خود ذمہ دار ہوتی ہے۔ جب وہ نیکی کی راہ ترک کر کے اور بدی کی راہ اختیار کر کے اپنی حالت کو بدل ڈالتی ہے تو خدا تعالیٰ بھی اپنی نظرِ کرم اس پر سے ہٹا لیتا ہے اور مستحق عذاب ہونے کی وجہ سے وہ عذاب کو خود دعوت دیتی ہے اور اس عذاب کی خود ذمہ دار ہوتی ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس نے اس آیۂ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"انسان کو عذاب ہمیشہ گناہ کے باعث ہوتا ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ۔ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اندر تبدیلی نہ کرے۔ جب تک انسان اپنے آپ کو صاف نہ کرے تب تک خدا عذاب کو دور نہیں کرتا۔"

(الحکم ۲۴ر اپریل ۱۹۰۳ء بحوالہ ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۲۰)

اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کسی قوم کو مورد عذاب بنا کر اس پر ہرگز ہرگز ظلم نہیں کرتا۔ اس ارحم الراحمین کی ذات ظلم سے یکسر پاک ہے۔ اس کے متعلق ظلم کا تصور خود اپنی ذات میں بہت بڑی معصیت ہے۔ لوگ خدا تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اور گناہوں کے مرتکب ہو کر اپنی جانوں پر خود ظلم کرتے ہیں اور خود ظالم ہونے کے سبب، عذابِ الٰہی کی شکل میں اپنے کئے کا پھل پاتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایک سابقہ قوم پر ان کی بداعمالیوں اور نافرمانیوں کی وجہ سے نازل شدہ عذاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیَظْلِمَہُمْ وَلٰکِنْ کَانُوْٓا اَنْفُسَہُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝"

(التوبہ آیت ۷۰)

ترجمہ:۔ اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنی جانوں پر خود ظلم کر رہے تھے۔

تیسری بات اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ جب کوئی قوم خود اپنی جانوں پر ظلم کر کے اپنے آپ کو مستحق عذاب بنا لیتی ہے تو وہ اپنے رحم کی صفت کے تحت اس پر یکدم عذاب نازل نہیں کرتا بلکہ اسے مہلت پر مہلت دیتا ہے اور جب وہ اس مہلت سے بھی فائدہ نہیں اٹھاتی تو پھر وقفہ وقفہ سے چھوٹے عذاب نازل کرتا ہے اور غرض اس سے یہ ہوتی ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع کریں اور نافرمانیوں اور گناہوں سے باز آ کر اپنی اصلاح کر لیں تاکہ بڑے عذاب سے بچ جائیں لیکن اکثر ہوتا یہی ہے کہ جب کوئی ہلکا عذاب نازل ہوتا ہے تو لوگ خدا تعالیٰ کے حضور روتے اور گڑگڑاتے ہیں اور جب خدا تعالیٰ اس عذاب کو دور کر کے ان کے لئے امن اور خوشحالی کا زمانہ دوبارہ لے آتا ہے تو وہ اس عذاب کو اتفاقی حادثہ قرار دے کر پھر نافرمانیوں اور گناہوں کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ اور جب وہ وقفہ وقفہ سے بار بار رونما ہونے والے عذابوں سے کوئی عبرت نہیں پکڑتے تب کہیں جا کر وہ بڑا عذاب نازل کرتا ہے جو ان کی جڑ کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس بارہ میں اپنی سنت قدیمہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَۃٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَہْلَہَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّہُمْ یَضَّرَّعُوْنَ ۝ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَکَانَ السَّیِّئَۃِ الْحَسَنَۃَ حَتّٰی عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰہُمْ بَغْتَۃً وَّہُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝"

(الاعراف۔ آیات ۹۵ - ۹۶)

ترجمہ:۔ اور ہم نے کسی شہر کی طرف کوئی رسول نہیں بھیجا مگر (یوں ہی ہوا کہ) ہم نے اس میں بسنے والوں کو سختی اور مصیبت (یعنی چھوٹے چھوٹے عذابوں) سے پکڑ لیا تاکہ وہ عاجزی اور زاری کریں۔ پھر (ان کے عاجزی اور زاری کرنے پر) ہم نے تکلیف کی جگہ کو سہولت کی جگہ میں (یعنی بدحالی کو خوشحالی میں) بدل دیا۔ یہاں تک کہ جب وہ ترقی کر گئے تو کہنے لگے تکلیفیں اور سکھ تو ہمارے باپ دادوں کو بھی آیا کرتے تھے (یعنی یہ تو اتفاقی حادثوں کے طور پر آیا ہی کرتے ہیں اگر ہمیں بھی یہ حادثے پیش آئے تو کوئی نئی بات نہیں) پس ہم نے ان کو اچانک (بڑے عذاب سے) پکڑ لیا اور وہ سمجھتے نہ تھے (کہ ایسا کیوں ہوا)

پس وقفہ وقفہ سے چھوٹے چھوٹے عذابوں کا آنا خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک تنبیہ کے طور پر ہوتا ہے یعنی یہ کہ دنیا والے نافرمانیوں، مظالم اور زیادتیوں اور ہر قسم کے ناروا افعال سے باز آ کر خدا تعالیٰ کے حضور حقیقی توبہ کریں اور ان کا جو فعل بھی خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوا ہے۔ اس کی حسب منشاء الٰہی تلافی کریں تاکہ فَاَخَذْنٰہُمْ بَغْتَۃً وَّہُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ کی نوبت نہ آئے۔ وقفہ وقفہ سے چھوٹے چھوٹے عذابوں کا آنا خطرہ سے خالی نہیں ہوتا بلکہ یہ جھٹکے ایک بہت بڑے عذاب کے حق میں الارم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ایسے حالات میں سلامتی کی راہ یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور تضرع اختیار کر کے خود اپنے نفوس اور دوسروں پر ظلم سے بطور خاص اجتناب اختیار کیا جائے اور نیکی صلاح اور تقویٰ کو اس طور پر اختیار کیا جائے کہ خود اپنے نفوس اور دوسروں کی جانوں پر ظلم کا کلی طور پر سدباب ہو جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز کی اہمیت اور فضیلت

(مکرم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد ربوہ)

انسان کی پیدائش اور زندگی کا مقصد خدا تعالےٰ کی عبادت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

(۵۱/۵۷)

میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔

دنیا کی مختلف اقوام میں عبادت کے مختلف طریق رائج تھے۔ اسلام نے اظہار ادب کے مختلف طریقوں کو جمع کر کے نماز کی شکل دے دی۔ گویا نماز عبادت کی ایک جامع اور بہترین صورت ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

فَاعْبُدْنِيْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ

(۲۰/۱۵)

تو میری عبادت کر اور میرے ذکر کیلئے نماز قائم کر۔

یہ نماز ہر مسلمان کے لئے فرض قرار دی گئی ہے۔ اسے وقت پر ادا کرنا اس کیلئے لازم ہے چنانچہ خدا تعالےٰ کا حکم ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

یعنی مقررہ اوقات پر نماز ادا کرنا مومنوں پر یقیناً ایک فرض ہے

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے لئے نماز کو بہت اہمیت دی ہے اور بار بار اسے قائم کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ان احکامات کی پیروی میں اپنی متعدد احادیث میں نماز کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں حضورؐ فرماتے ہیں

اِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلٰوةِ

(مسلم کتاب الایمان)

کہ انسان اور کفر و شرک کے درمیان حدِ فاصل نماز ہے اگر وہ اسے ترک کرے گا تو کفر و شرک میں مبتلا ہو جائے گا۔ نماز کی ادائیگی کے بارہ میں مومنوں کو کس قدر محتاط ہونا چاہیئے۔ یہ امر حضورؐ کی درج ذیل حدیث سے واضح ہو جاتا ہے۔ کسی شخص نے حضورؐ سے سوال کیا

اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا (بخاری)

کہ اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کونسا ہے؟

جواب میں حضورؐ نے فرمایا کہ نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز انسان کو بدیوں اور بے حیائی کی باتوں سے روکتی ہے اس امر کو واضح کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ۔ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ۔ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا

(بخاری)

کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گذر رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ مرتبہ نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کوئی میل نہیں رہے گی۔ آپؐ نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہ معاف کرتا ہے اور کمزوریاں دور کر دیتا ہے

نماز کی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت اقدس فرماتے ہیں

"نماز ہر مسلمان پر فرض ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ نماز معاف فرما دی جائے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں مویشی وغیرہ کے سبب کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے تو آپؐ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اس سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اور اسکے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال ذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا اس سے اپنی حاجات کا مانگنا یہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے تو ایسا ہے اس کی عظمت و جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا۔ پھر اس سے مانگنا پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے

انسان ہر وقت محتاج ہے کہ اس سے اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے۔ اور اس کے فضل کا اس سے خواستگار ہو"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۵۳)

پھر ایک اور جگہ حضور فرماتے ہیں "نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے۔ استغفار ہے اور درود شریف۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر قسم کے غم و ہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔ نماز کو سنوار سنوار کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو۔ اس سے تمہیں اطمینانِ قلب حاصل ہو گا۔ اور سب مشکلات خدا تعالیٰ چاہے گا تو اس سے حل ہو جائیں گی نماز یادِ الٰہی کا ذریعہ ہے اسی لئے فرمایا

"اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۴۳۲)

ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم نماز کی اہمیت اور فضیلت کو اپنے دل میں بٹھائیں اور پوری توجہ اور حضورِ قلب سے تمام نمازوں کو اپنے وقت پر ادا کریں تاکہ ہمیں خدا تعالےٰ کی پناہ اور حفاظت حاصل ہو جائے۔

اور ہم ہر قسم کے ہم و غم سے بچ کر اس کی رضا کی جنت حاصل کریں

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس امر کی توفیق عطا فرمائے

آمین

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

روزنامہ الفضل ربوہ

خود خرید کر پڑھے

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کا ہر لفظ اپنے اندر حکمت رکھتا ہے

(مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ مقیم انڈونیشیا)

قرآن کریم کی ان گنت خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ اس کا ہر لفظ اپنے اندر ایک حکمت رکھتا ہے اس کا کوئی لفظ ایسا نہیں جو کسی اہم غرض کو پورا نہ کرتا ہو۔ بعض دفعہ بادی النظر میں ایک لفظ زائد معلوم ہوتا ہے اور خیال گذرتا ہے کہ شائد اس لفظ کے بغیر بھی مفہوم میں کوئی فرق نہ آتا۔ لیکن غور کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس بظاہر زائد نظر آنیوالے لفظ میں ایک اہم حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ایسے زائد الفاظ کی اغراض بہت سی ہیں جن کی طرف حضرت مصلح موعود نے تفسیر کبیر میں متعدد مقامات پر بڑے حسین پیرایہ میں توجہ دلائی ہے

میں اس وقت ایک آیت کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں جسے پڑھتے ہوئے یہ خیال آیا کہ بظاہر اس میں ایک لفظ زائد ہے۔ کیونکہ ہمارا یقین اور ایمان ہے کہ قرآن کریم میں کوئی لفظ، حرف اور حرکت زائد نہیں اس لئے اس قسم کا سوال انسان کو تحقیق اور غور کی طرف راغب کر دیتا ہے اور ہر شخص اپنی بساط کے مطابق کچھ نہ کچھ حاصل کر لیتا ہے چنانچہ اسی سلسلہ میں ایک آیت کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ

(الاعراف آیت ۳۲)

اے آدم کے بیٹو! ہر مسجد کے قریب اپنی زینت (کے سامان) اختیار کر لیا کرو

اس آیت میں "زِیْنَتَکُمْ" میں "کُمْ" کا لفظ بظاہر زائد معلوم ہوتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ

"ہر مسجد کے قریب زینت کے سامان اختیار کر لیا کرو"

میں اپنی ذات میں مکمل مفہوم بیان کیا گیا ہے۔ "کُمْ" یعنی "اپنی" کے لفظ کے زیادہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن جب ہم غور کرتے ہیں تو "کُمْ" کے لفظ میں جس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس کا ادراک کر کے ہماری روح وجد میں آجاتی ہے وجہ یہ ہے کہ اگر صرف یہ حکم ہوتا کہ

"اے بنی آدم! ہر مسجد کے قریب زینت کے سامان اختیار کر لیا کرو"

تو اس کے نتیجہ میں غریب لوگوں کو بے چینی اور پریشانی لاحق ہو جاتی کہ ہم تو غریب ہونے کی وجہ سے زینت کے سامان مہیا کرنے سے محروم ہیں ہم کس طرح اور کیسے اس حکم کی تعمیل کریں بے شک

"لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا"

کی آیت بھی ہمارے دل کو تسلی دیتی ہے کہ ہم سے اللہ تعالیٰ ایسی چیز کا مطالبہ نہیں کرتا جو ہمارے بس میں نہیں لیکن اس عام قانون کے علاوہ خود اس جگہ بھی اللہ تعالیٰ نے "کُمْ" لفظ زائد کر کے ایک وسیع مضمون بیان کر دیا ہے اور وہ یہ کہ "اے بنی نوع انسان! میں تم سے یہ مطالبہ نہیں کرتا کہ تم قرض لے کر یا دوسرے ذرائع سے زینت کے سامان مہیا کر کے مسجد میں نماز ادا کرنے کیلئے آیا کرو بیشک میرا دربار تمام درباروں سے بڑا ہے اور بے شک انسان کسی بڑے آدمی سے ملاقات کیلئے جاتا ہے تو کوشش کرتا ہے کہ بہترین لباس استعمال کرے اور بے شک خدا کے دربار میں حاضر ہونے کیلئے بھی یہ ضروری ہے کہ انسان اچھا لباس استعمال کرے لیکن خدا تعالیٰ صرف بادشاہ ہی نہیں صرف حاکم ہی نہیں صرف مالک ہی نہیں بلکہ وہ رب بھی ہے۔ اس کے مقابلہ میں ماں باپ کی حیثیت بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ اس لئے اے بنی آدم میں تم سے یہ مطالبہ نہیں کرتا کہ جب نماز کے لئے مسجد میں آؤ تو بہترین لباس پہن کر آؤ۔ کیونکہ یہ بات تمہاری طاقت سے باہر ہے میں تمہیں صرف یہ حکم دیتا ہوں کہ جو اچھا لباس تمہارے پاس موجود ہو وہی پہن کر میرے دربار میں حاضر ہو جاؤ اگر تمہارا لباس پھٹا ہوا ہوگا تب بھی تم اپنی بساط کے مطابق اسے صاف رکھنے کی کوشش کرو گے اور اسے پہن کر مسجد میں آؤ گے تو میں تمہارے اس پھٹے ہوئے، اس معمولی لباس کو قبول کرونگا کیونکہ مجھے تمہارے لباس سے کوئی غرض نہیں مجھے تو اس بات سے غرض ہے کہ تمہارے دل کے جذبات کیسے ہیں اور حقیقت میں تو مجھے تمہارے جذبات کی بھی ضرورت نہیں بلکہ خود تمہیں اپنی زندگی کے مقصود کو حاصل کرنے کیلئے ان پاکیزہ جذبات کی ضرورت ہے

اب دیکھیں صرف "کُمْ" یعنی "اپنی" کا لفظ زائد کر کے معنوں میں کس قدر وسعت پیدا کر دی گئی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ جہاں تک محض ستر کا تعلق ہے ایک لباس جو اسلامی شریعت کے مطابق مرد یا عورت کے ستر ڈھانکنے کے لئے کافی ہو وہ نماز کی ادائیگی کیلئے بھی کافی ہوگا لیکن شریعت کی بنیاد محض فقہ پر نہیں فقہ تو بعض دفعہ کم سے کم شرائط بیان کرتی ہے اور ایسا ہونا بھی چاہیئے لیکن اسلامی شریعت کی اصل بنیاد جذباتِ محبت اور خلوص پر ہے اگر ایک شخص باوجود فارغ البالی کے صرف اتنا لباس پہن کر بازاروں میں پھرے یا سکولوں میں دفاتر میں یا سوشل اجتماعوں میں جائے جو ستر کی کم سے کم شرائط کو پورا کرتا ہو تو لوگ اسے دیکھ کر یا برا منائیں گے یا نہیں گے مثلاً ایک شخص صرف بنیان اور گھٹنوں سے ذرا نیچے تک ایک نیکر پہن کر باہر نکل جائے اور لوگوں کی مجالس میں شامل ہو اور اس کے پاس پورا لباس پہننے کی استطاعت بھی ہو تو اس کا یہ فعل ہر سمجھدار انسان کی نظر میں قابل ملامت ہوگا۔ کیونکہ لباس کی غرض محض ستر ڈھانپنا نہیں بلکہ جائز زینت بھی اسکی اغراض میں سے ایک اہم غرض ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص انتہائی مفلس اور غریب ہو تو اگر وہ اتنا لباس ہی پہنتا ہے جتنا کم سے کم ستر کیلئے ضروری ہے تو اس پر کوئی گرفت نہیں اور اسلامی سوسائٹی کا فرض ہے کہ اس کی بھی تعظیم کرے۔ لیکن اگر ایک شخص استطاعت ہونیکے باوجود محض ستر ڈھانکنے والا لباس پہن کر لوگوں سے ملتا ہے تو یہ امر یقیناً قابل اعتراض ہوگا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونے والا انسان اگر استطاعت کے باوجود محض ستر ڈھانپنے والے لباس پر کفایت کرتا ہے تو شریعت کے ظاہری مفہوم کے لحاظ سے وہ مجرم نہیں سمجھا جائیگا لیکن اس کا یہ طریق بتا رہا ہوگا کہ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے دربار کی کوئی وقعت نہیں پس یہ مسئلہ محض فقہ کا مسئلہ نہیں بلکہ اس کا تعلق انسانی جذبات کے حسن اور رعنائی سے ہے اس کا تعلق تمدن، ثقافت اور تہذیب سے ہے کاش اگر ہم اسلامی احکام کو محض فقہ کی عینک سے نہ دیکھیں بلکہ اس نگاہ سے دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو ایک متمدن اور مہذب امت بنانا چاہتا ہے تو پھر ہم اپنی رغبت سے ان احکام پر عمل پیرا ہوں گے اور یہ عمل ہمارے اندر خشک زہد کا کھردرا پن نہیں پیدا کرے گا بلکہ ہمارے اندر انسانیت کے حسن کو اجاگر کرنے والا ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ کو خیر امت بنایا ہے اور ہماری جماعت کا فرض ہے کہ اپنے افعال اور حرکات سے یہ ثابت کریں کہ ہم خیر امت کے افراد ہیں ہمارا یہ فرض ہے کہ احکام قرآنی اور ارشاداتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نظر سے دیکھیں کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نہ صرف ہمیں مرنے کے بعد اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرنا چاہتا ہے بلکہ اس دنیا میں بھی ہمیں ایک مہذب اور متمدن قوم بنانا چاہتا ہے ہاں وہ مہذب قوم جس کی تہذیب کی خمیر رضائے الٰہی سے ہو

انہی احکام میں سے مسجد میں صاف ستھرا لباس پہن کر جانیکا حکم بھی ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو خصوصاً دیہات میں رہنے والوں کو اس حکم کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے یعنی مساجد میں جاتے وقت یا دوسرے دینی یا دنیوی اجتماعوں میں وہ یہ کوشش کریں کہ ان کے پاس جس قسم کا لباس بھی ہے اس میں سے زیادہ اچھے لباس کو استعمال کریں اور کم سے کم وہ یہ کوشش کریں کہ وہ لباس اُجلا ہو خواہ پھٹا پرانا ہی کیوں نہ ہو۔ ہماری اسلامی تہذیب یہ نہیں کہتی کہ ہم لباس کو اپنا مقصود ہی قرار دے دیں اور یہ بھی نہیں کہتی کہ ہم لباس سے اس قدر بے رغبتی کریں کہ ہم میں اور وحشی لوگوں میں کوئی فرق نہ رہے

ایک غریب شخص جو یہ کوشش کرتا ہے کہ اپنے پھٹے پرانے کپڑوں کو بھی صاف کر کے مساجد میں اور دوسرے اجتماعوں میں شامل ہو وہ ایک مہذب انسان ہے وہ رب العالمین کا بندہ ہے وہ معمولی سے لباس کے باوجود شاہانہ لباس پہننے والے انسانوں سے افضل ہے جن کے دل میں خدا، اس کے رسولؐ اور اس کے دین کے لئے کوئی جگہ نہیں

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اسلامی احکام کو اپنے لئے نعمت سمجھ کر ان پر عمل پیرا ہوں کیونکہ اس کے نتیجہ میں ہم دنیا میں بھی ایک مہذب قوم بن جائیں اور آخرت میں رضائے الٰہی کی جنتوں میں غیر محدود ترقیات حاصل کرنے والے ہوں گے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیت اولاد کے بارے میں

خواتین سے خطاب

از سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے" اس کا مطلب یہ نہیں کہ ظاہری طور پر جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے بلکہ یہ ہے کہ ماں کی اچھی تربیت سے جنت مل جاتی ہے اور اگر ماں اچھی تربیت نہ کرے بچہ کے اخلاق کی اصلاح نہ کرے اس کو مذہب سے واقف نہ کرے تو بچہ کی حالت تباہ ہو جاتی ہے اور قطعاً ایسی ماں کے قدموں کے نیچے جنت نہیں ہوتی - بے شک باپ مقوم ہوتا ہے قیم ہوتا ہے، نگران ہوتا ہے مگر وہ اکثر معیشت کی فکر میں گھر سے باہر رہتا ہے اور بہت کم وقت اسے گھر میں رہنے کیلئے ملتا ہے اور اس تھوڑے سے عرصہ میں وہ بچوں کی پوری نگرانی نہیں کر سکتا - بچے کی وہ عمر جس میں وہ نقال ہوتا ہے اور باتیں سیکھتا ہے پانچ چھ سال کی ہوتی ہے - اس وقت نہ تو باپ اس کی اصلاح اور نگرانی کر سکتا ہے اور نہ وہ اس عمر میں کسی استاد یا ادب سکھانے والے کے پاس جا سکتا ہے جس سے وہ اخلاق سیکھے صرف ماں جس کے پاس وہ ہر وقت رہتا ہے اس کی نگرانی کر سکتی ہے اگر ماں بچے کے سامنے جھوٹ بولے گی تو بچہ بھی جھوٹ بولنا سیکھ لے گا اور ماں چوری کرے گی تو بچہ بھی چوری کرنا سیکھ جائے گا اور اگر ماں دین سے بے پرواہی اور غفلت اختیار کرے گی تو بچہ بھی دین سے بے پرواہ اور غافل ہو جائیگا لیکن اگر ماں اس کے سامنے سچ بولے گی تو بچہ بھی سچ بولنے کا عادی ہوگا - اگر ماں دوسروں سے ملتے وقت اخلاق فاضلہ سے پیش آئیگی تو بچے میں بھی اخلاق فاضلہ پیدا ہو جائیں گے - اگر ماں غریبوں اور مسکینوں پر رحم کرے گی تو بچہ میں بھی رحم کا مادہ پیدا ہو جائے گا - اگر ماں دیندار اور تقویٰ شعار ہوگی تو بچہ بھی دیندار اور تقویٰ شعار ہو جائے گا -

غرض ماؤں کی تربیت پر ہی بچہ کے مستقبل کا انحصار ہوتا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا

"جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے" یہی مطلب ہے دنیا میں کئی مائیں ایسی ہوتی ہیں جو بچوں کی اچھی تربیت نہیں کرتیں بلکہ بجائے درست کرنے کے بگاڑ دیتی ہیں مذہب سے لاپرواہ بنا دیتی ہیں ایسی ماؤں کے قدموں کے نیچے جنت کا ہونا کوئی معنے نہیں رکھتا - جو اولاد اچھی نہ ہو لوگ اس کی ماں کو برا کہیں گے اور اگر اولاد اچھی ہو تو لوگ اس کی ماں کی تعریف کریں گے - کیونکہ ابتدائی تربیت جس کا اثر بعد کی زندگی پر پڑتا ہے ماں ہی کرتی ہے -

باپ کا نام اس لئے نہیں لیا جاتا کہ اسے نگرانی کیلئے موقع بہت کم ملتا ہے مگر ماں کو ہر وقت نگرانی اور اصلاح کرنے کا موقع ملتا رہتا ہے - وہ ہر وقت بچہ کے ساتھ رہتی ہے اور بچہ بھی ہر وقت ماں کی امداد کا طالب ہوتا ہے - بچہ ہر وقت اپنی ماں کا سلوک اور محبت دیکھتا ہے پھر وہی عادات جو اس کی ماں کی ہوتی ہیں خواہ اچھی ہوں یا بری اس بچہ میں پیدا ہو جاتی ہیں کہ اس کے ذریعہ انسان میں ایسا اہم تغیر پیدا ہو جاتا ہے جس کا بعد میں آنے والی زندگی پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے -"

(الازھار لذوات الخمار صفحہ ۳۱۹)

(مرسلہ شبیر احمد واقف زندگی تحریک جدید)

درخواستِ دعا

میرا منجھلا لڑکا عزیزم راشد حسین دیر سے بیمار چلا آرہا ہے - بلڈ پریشر ہے - بخار بھی رہتا ہے - اب بہت کمزور ہو چکا ہے -

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے آمین

(محمد حسین خادم مسجد مبارک ربوہ)

دودھ کی پیداوار بڑھانے میں

مخلوط نسل کشی کی اہمیت

(مکرم غلام احمد صاحب عطا ایم اے - وکیل الزراعت تحریک جدید)

دودھ اور گوشت کی بڑھتی ہوئی مانگ کے پیش نظر مویشیوں کی پیداواری صلاحیتوں کو بہتر بنانا موجودہ وقت کی اہم ضرورت ہے یہ مقاصد نسل کشی اور جانوروں کے رکھ رکھاؤ کے بہتر طریقے اپنا کر بآسانی حاصل کئے جا سکتے ہیں جس میں گائیوں کی مخلوط نسل کشی کو خاص اہمیت حاصل ہے -

مخلوط یا دوغلی نسل - دو یا دو سے زائد نسلوں کے اختلاط سے پیدا کئے جانے والے بچے دوغلی نسل کہلاتے ہیں اس عمل سے دو نسلوں کی اچھی صلاحیتیں عام جانوروں کے بچوں میں منتقل ہو جاتی ہیں ادارہ تحقیقات افزائش حیوانات بہادر نگر اوکاڑہ ضلع ساہیوال میں بہترین غیر ملکی دودھیال نسلوں سویڈیش ریڈ اینڈ وائٹ ہولسٹین فریژین ، جرسی کے درآمد شدہ مادہ منویہ اور ملکی گائیوں کے باہمی اختلاط سے دوغلی نسلیں حاصل کی جا رہی ہیں تاکہ مستقبل میں ان بچوں سے زیادہ سے زیادہ دودھ حاصل کیا جا سکے -

دوغلی گائیوں میں زیادہ دودھ پیدا کرنے کی استطاعت کے ساتھ ساتھ موسم کی شدت کو برداشت کرنے اور مختلف بیماریوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت بھی موجود ہے - غیر ملکی اور پاکستانی گائیوں کے اختلاط سے پیدا کی جانے والی دوغلی نسل کی صلاحیت پرکھنے پر نتائج کا موازنہ ساہیوال نسل (جو پاکستان کی دودھ دینے والی نسلوں میں سے سب سے اعلیٰ نسل ہے) کے ساتھ درج ذیل گوشوارہ میں ملاحظہ فرمائیں -

	ہولسٹین فریژین مخلوط نسل	ساہی وال نسل
۱- عمر بلوغت	۴۳۷ دن	۸۱۲ دن
۲- وزن بلوغت کے وقت	۲۵۴ کلوگرام	۲۷۹ کلوگرام
۳- پہلا بچہ جننے پر عمر	۷۶۹ دن	۱۱۵۶ دن
۴- ایک بیانت میں دودھ کی پیداوار	۲۶۹۵ کلوگرام (۳۲۵ دن میں)	۱۹۵۰ کلوگرام (۲۷۴ دن میں)
۵- دودھ کی روزانہ اوسط پیداوار	۸۶۳ کلوگرام	۷۶۱ کلوگرام

مندرجہ بالا نتائج سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ مخلوط نسل ہماری بہترین دودھیال نسل ساہیوال سے کس قدر بہتر ثابت ہوئی ہے -

ادارہ ھذا نے ضلع شیخوپورہ میں زمینداروں کی نجی گائیوں پر بھی یہی تجربات کئے ہیں - جن کے نتائج نہایت حوصلہ افزا ہیں سو زمیندار احباب کو چاہیئے کہ اپنی عام گائیوں کو غیر ملکی سانڈ بیلوں سے بذریعہ جدید طریقہ نسل کشی اختلاط کرائیں اس طرح جلد سن بلوغت کو پہنچنے والے بچھڑے اور بچھڑیاں حاصل ہو سکیں گی اور بڑھوتری کی شرح بھی زیادہ ہوگی

مخلوط جانوروں میں ۵۰ فیصدی ولائتی خون کی آمیزش کو قائم رکھنے کیلئے عام گائیوں کا غیر ملکی سانڈوں اور دوغلی گائیوں کا دوغلی نسل کے سانڈ بیلوں سے بذریعہ جدید طریقہ نسل کشی اختلاط کرائیں اور دودھ و گوشت کی ملکی ضروریات کو پورا کرنے میں ممد و معاون ہوں - اور اپنی اقتصادی حالت کو بھی بہتر بنائیں -

ادائیگی
زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرمہ صاحبزادی امۃ الرؤوف بیگم صاحبہ کے اعزاز میں

لجنہ مرکزیہ کی طرف سے استقبالیہ

مورخہ ۱۷ مئی بروز اتوار شام ۶ بجے لجنہ مرکزیہ کی طرف سے محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤوف بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میر مسعود احمد صاحب کے اعزاز میں عصرانہ پیش کیا گیا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو محترمہ نعیمہ حمید صاحبہ نے کی۔ نظم کے بعد محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے سیدہ موصوفہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ جس میں آپ نے بتایا کہ محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤوف بیگم صاحبہ ایک لمبا عرصہ ڈنمارک میں اپنے شوہر محترم سید مسعود احمد صاحب کے ہمراہ گزارنے کے بعد مرکز میں تشریف لائی ہیں۔ آپ نے اس عرصہ میں ڈنمارک میں نہ صرف نائب صدر لجنہ مرکزیہ کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے بلکہ ناروے اور سویڈن کی لجنات میں دوروں کے لئے بھی قیمتی وقت صرف کیا۔ دوبارہ پھر چار سال کا عرصہ گزارا۔ اگرچہ اس دوران آپ نے بظاہر کوئی عہدہ نہیں لیا۔ تاہم لجنہ کے ہر کام میں پوری دلچسپی لی اور اپنی نجاد یتر سے ہر ان ممبرات ڈنمارک کی راہنمائی فرمائی۔ اور اہم کردار ادا فرمایا۔ آپ کے آنے سے وہاں کی لجنہ آپ کی کمی محسوس کر رہی ہے۔ آپ کا کردار اپنی والدہ محترمہ صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی اعلیٰ تربیت اور دین کے کاموں میں دلچسپی کا مرہون منت ہے۔ آپ کی شخصیت بہت سی خوبیوں کی مالک ہے۔ جنہیں سنجیدگی، وقار، خندہ پیشانی اور مہمان نوازی نمایاں پہلو ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کا مرکز میں آنا ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ جس طرح ڈنمارک کی لجنہ آپ سے مستفید ہوتی رہی اس طرح لجنہ ربوہ اور مرکز بھی فیضیاب ہو۔

سپاسنامہ کے بعد حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی مختصراً آپ کی بیرون ملک خدمات کا تذکرہ فرمایا۔ دعا پر کارروائی ختم ہوئی جس کے بعد چائے کا پروگرام شروع ہوا۔

اس تقریب میں خاندان حضرت اقدس کی متعدد خواتین مبارکہ، مجلس عاملہ کی سیکرٹریان اور بیرون ممالک میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے والے مبلغین کی بیگمات نے شمولیت فرمائی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

موصیات اور شعار اسلامی کی پابندی

شوریٰ سالانہ اجتماع ۱۹۸۱ء کے موقعہ پر فیصلہ کیا گیا تھا کہ صدران مجالس لجنہ اماء اللہ یہ خیال رکھیں کہ کوئی موصیہ بے پردہ نہ ہو۔ اور بے پردہ موصیات کے اسماء کی فہرست مرکز کو بھجوائی جائیں گی۔ صدران سے گزارش ہے کہ شوریٰ کے اس فیصلہ کی تعمیل فرمائیں اور اپنی کارگزاری سے مرکزی شعبہ کو بھی مطلع کریں۔

(سیکرٹری موصیات لجنہ مرکزیہ ربوہ)

کراچی کے احمدی طلباء کیلئے ضروری اعلان

احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام ملیر، ڈرگ روڈ، پیر الٰہی بخش سوسائٹی اور عزیز آباد میں میٹرک، ایف اے، ایف ایس سی کے طلبہ جو ٹیوشن، میڈیکل اور نرسنگ وغیرہ میں دلچسپی رکھتے ہوں وہ اس پتہ پر رابطہ کریں۔

(الطاف نذیر صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن احمدیہ ہال میگزین لین کراچی ۳)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر الفضل)

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام

آل ربوہ کبڈی ٹورنامنٹ

شعبہ صحت جسمانی کے تحت مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے مورخہ ۸ مئی تا ۱۵ مئی آل ربوہ کبڈی ٹورنامنٹ کا انعقاد مسجد اقصیٰ کی گراؤنڈ میں کیا۔ یہ ٹورنامنٹ بلاک وار ہوا۔ جس میں تمام بلاکس کی سات ٹیموں نے شمولیت کی۔

ٹورنامنٹ کا افتتاح مورخہ ۸ مئی بروز جمعہ ۶ بجے شام مکرم مہتمم صاحب مقامی ربوہ نے دعا کے ساتھ کیا۔ بوجہ گرمی روزانہ شام صرف ایک میچ کروایا جاتا رہا۔ یہ ٹورنامنٹ کبڈی جیسی مقبول اور عوامی کھیل کی وجہ سے انتہائی دلچسپ تھا۔ کھلاڑیوں نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کر کے سینکڑوں ناظرین اور حاضرین کو محظوظ کیا۔

فائنل میچ ۱۵ مئی کو رحمت بلاک اور صدر بلاک کے درمیان ہوا۔ جس میں صدر بلاک ب کی ٹیم نے یہ میچ جیت کر اوّل پوزیشن حاصل کی۔ تقسیم انعامات کی کارروائی مکرم مولوی شیخ خورشید احمد صاحب، صدر عمومی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ آپ نے دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور اوّل ٹیم کو رنگ ٹرافی بھی دی گئی۔ آخر میں مکرم صدر صاحب عمومی نے دعا کروائی اور یہ ٹورنامنٹ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(ناظم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

دعائے مغفرت

میرا کلو نائٹر کا مستری عبدالرشید صاحب تقریباً تین ماہ مختلف عوارض میں مبتلا رہنے کے بعد بتقدیر الٰہی مورخہ ۴ مئی ۱۹۸۱ء بروز پیر بعمر ساٹھ سال وفات پا گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم بڑا ذہین بیدار مغز۔ مخلص احمدی پختہ عزم کا مالک اور موصی تھا۔ اپنے پیچھے مجھ بے بس بوڑھا باپ بیوی اور ایک شادی شدہ لڑکی چھوڑ گیا ہے۔ احباب اس کی مغفرت، ترقی درجات اور پسماندگان کو اس صدمہ میں صبر جمیل کی توفیق کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ بوجہ موصی ہونے کے بعد نماز مغرب بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھائی۔ جس میں کثیر احباب شامل ہوئے۔ اور ہمدردی کا اظہار کیا۔

(شیخ محمد اسماعیل احمدی نیل منڈی چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ)

پتہ درکار ہے

مکرم مظفر احمد صاحب خورشید ولد محترم قاضی نور محمد صاحب نے جرمنی میں وصیت کی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ وہ پاکستان تشریف لا چکے ہیں۔ ضروری خط و کتابت کے لئے ان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر وہ خود پڑھیں یا کسی اور کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو نظارت بہشتی مقبرہ کو مطلع کر کے ممنون فرمادیں۔ شکریہ۔

مظفر احمد صاحب خورشید

جرمنی کا پتہ درج ذیل ہے۔

SPLIEDT RING-52. Z. HAMBURG 74. WEST GERMANY

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت

میرے بیٹے عزیزم مجیب احمد کو SEATTLE واشنگٹن U.S.A میں اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۸۱ء بروز منگل دار عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عالیہ ناظرہ احمد تجویز فرمایا ہے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دین و دنیا میں ترقیات عطا فرمائے۔ آمین

(منیر احمد خان - احمد رحمان فلور ملز کراچی)

شکریہ احباب

میری اہلیہ محترمہ محمدی بی بی صاحبہ بنت چوہدری کرم دین صاحب ساکن بھینی بانگر نزد قادیان کی المناک موت پر بہت سے دوستوں نے بذریعہ خط اور زبانی پیغام کے ذریعہ میرے ساتھ ہمدردی کی ہے۔ میں فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں لہٰذا بذریعہ اخبار تمام دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو کہ میرے ساتھ غم میں شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

(چوہدری منیر احمد اعوان حال محمد آباد ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع تھرپارکر سندھ)

دعائے نعم البدل

میری چچازاد بہن عزیزہ "آسیہ" بنت مکرم گل احمد خان صاحب بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ہے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ کی عمر صرف تین ماہ تھی۔

قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور والدین کو نعم البدل سے نوازے اور سب خاندان کے افراد کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(نذر محمد خان مکان نمبر ۱۸ - لیاقت مارکیٹ نواب شاہ)

مجالس انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹیں

تمام زعماء کرام مجالس انصار اللہ سے گزارش ہے کہ ماہ ہجرت / مئی کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری جلد از جلد دفتر مرکزیہ میں ارسال فرمائیں۔

واضح رہے کہ ہر ماہ کی رپورٹ کارگزاری اگلے ماہ کی دس تاریخ تک مرکز کو ارسال کر دینی چاہیئے۔

(قائد عمومی - انصار اللہ مرکزیہ)

گمشدہ عینک

خاکسار کی ایک پڑھنے والی عینک جو سیاہ کور میں تھی چند روز ہوئے گھر سے دفتر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) میں آتے ہوئے گم ہو گئی اگر کسی صاحب کو ملے تو خاکسار کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔

فضل الٰہی انوری

(۱۴/۵ دارالبرکات ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی راجہ بشیر احمد صاحب مظفر انجینئر ایکسیئن پی۔ آئی۔ اے کراچی کو کہنے کی ہڈی کو چوٹ آنے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا کی درمندانہ درخواست ہے۔

(راجہ نذیر احمد ظفر کیور ٹیو میڈیسن کمپنی - ربوہ)

۲۔ میرے ماموں جان سید مقبول احمد صاحب ابن سید عبدالستار شاہ صاحب مرحوم شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ماموں جان کو صحت عطا کرے۔ طویل عمر سے نوازے۔ اپنے تمام تر فرائض کو احسن طریقہ سے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(سید سلیم احمد دارالرحمت، غربی ربوہ)

۳۔ خاکسار نے اپنی دکان میں توسیع کی ہے۔ سکرنڈ روڈ پر اپنی دکان کے علاوہ ایک اور دکان لیاقت مارکیٹ میں محمود ہال سے ملحق کھول دی ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ روزی میں برکت دے۔

(ناصر احمد ناصر الیکٹرک ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ لیاقت مارکیٹ، نواب شاہ)

۴۔ خاکسار کا چھوٹا بھائی بیرون ملک گیا ہوا ہے اور وہاں پریشان ہے۔ اسی طرح خاکسار کو بھی آج کل بعض پریشانیاں لاحق ہیں۔

بزرگان سلسلہ اور سب قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ پریشانیاں دور کرے آمین۔

(منور احمد پروپرائیٹر نیشنل آٹو گیراج موہنی بازار نواب شاہ سندھ)

۵۔ عاجز کے مخلص دوست مکرم رانا نذیر احمد صاحب محکمانہ پریشانی میں مبتلا ہیں احباب سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی پریشانی دور فرمائے۔ آمین

(میاں غلام احمد پرنٹنڈنٹ محکمہ انہار چوہڑکانہ)

۶۔ جماعت احمدیہ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ جماعت کی وسعت کے پیش نظر مسجد احمدیہ کو از سرِ نو تعمیر کر رہی ہے۔ چند دنوں میں مسجد کی دوسری منزل کی چھت ڈالی جائے گی۔ مسجد کی تکمیل اور پھر اسے آباد رکھنے کی توفیق میسر آنے کے لئے قارئین الفضل سے پرسوز دعا کی درخواست ہے۔

(محمد افضل خان مانگٹ صدر جماعت احمدیہ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ)

۷۔ خاکسار کے ایک قریبی دوست مکرم محمد اقبال صاحب کی اہلیہ گزشتہ کئی ماہ سے درد گردہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ میو ہسپتال لاہور میں ان کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد صادق صدر جماعت احمدیہ حلقہ نیکڑی ایریا شادرہ - لاہور)

قرارداد تعزیت

۲۰ مئی ۱۹۸۱ء کو صوبائی اجلاس میں حسب ذیل قرارداد باتفاق رائے منظور ہوئی۔

"امرائے اضلاع جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب کو محترم چوہدری عبدالحلیم صاحب امیر ضلع جہلم کی وفات کا بے حد صدمہ ہوا ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔ انہیں بڑے درجات عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کا خود حافظ و ناصر ہو۔

مرحوم کئی سال ضلع جہلم کے امیر رہے اور خدمت دین بڑی تندہی اور اخلاص سے کرتے رہے اللہ تعالیٰ ان کی سب نیکیوں کو قبول فرمائے آمین"

(مرزا عبدالحق امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کامل وفاداری کے ساتھ اپنی گردنیں امام وقت کے سامنے جھکائے رکھیں

مسجد اقصیٰ ربوہ میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کا خطبہ جمعہ

ربوہ ۲۹ مئی۔ ناظر صاحب اصلاح و ارشاد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے اس امر پر زور دیا ہے کہ ہم جماعت احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں کامل وفاداری کے ساتھ اپنی گردنیں امام وقت کے سامنے جھکائے رکھیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی نعمتیں اور فضلوں کی بارش ہم کو حاصل ہو۔

محترم مولانا صاحب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی ہدایت پر آج یہاں مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد کر رہے تھے۔ آپ نے قرآنی آیت

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ۔ (ابراہیم ۲۸)

کی تفسیر بیان کی۔

انہوں نے اپنے خطبہ میں سیدنا حضرت اقدس کا ایک عربی شعر بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس میں حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ ہم صحابہ کی معزز جماعت میں کوئی فرق نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ ہم نے یہ دیکھا ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اعضا دین گئے تھے۔ مولانا صاحب نے احباب جماعت کو تلقین کی کہ تم بھی امام جماعت کے عضو بن جاؤ۔ مبارک ہے وہ شخص جو یہ سعادت بجا لاتا ہے۔ کیونکہ وہ قول ثابت کے مظہر سے وابستگی اختیار کرتا ہے۔

"قول ثابت" کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس سے مراد الہام الٰہی اور وحی خداوندی ہے۔ جس سے خدا تعالیٰ کا وجود اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حقانیت ظاہر ہوتی ہے۔ اور اس سے ہی پتہ چلتا ہے کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کی زندہ رہنے والی کتاب ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے اسلام کی زندگی کے آثار ظاہر ہو سکتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں "قول ثابت" قدرت ثانیہ حقہ کے ذریعے منسلک ہے۔

مولانا موصوف نے کہا کہ حضرت اقدس نے ہمیں جس حیات روحانی سے ہمکنار فرمایا ہے اور ایمان کی مضبوطی سے اسلام کے خدا کو ہی زندہ خدا ثابت کیا ہے۔ اس راہ پر ثبات قدم اختیار کرنے کا ذریعہ قول ثابت ہے۔ مولانا موصوف نے نہایت دردمندی سے احباب کو ہدایت کی کہ وہ اپنے لڑائی جھگڑے ترک کر دیں۔ صاف ہو جائیں۔ دلوں کے کینے دھو ڈالیں۔ اور ہر نماز میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و تندرستی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اور اس کے علاوہ ہر نماز میں درد اور سوز سے اپنے نفس کی پاکیزگی اور صفائی ہونے کے لئے دعائیں کریں۔

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا

۲۴ واں سالانہ اجتماع ۱۳۶۰ ش / ۱۹۸۱ء

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چوبیسواں

سالانہ اجتماع

مورخہ ۳۰، ۳۱ اخاء ویکم نبوت ۱۳۶۰ ش بمطابق ۳۰، ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۸۱ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تمام اراکین و عہدیداران مجالس انصار اللہ ان تاریخوں کے مطابق سالانہ اجتماع میں شرکت کی تیاری شروع کر دیں۔ اور کوشش فرمائیں کہ سو فیصد مجالس کی نمائندگی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ انصار مرکزی اجتماع میں شریک ہو کر امام وقت کے ارشادات سے مستفیض ہوں۔

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میرے والد محترم ڈاکٹر محمد حسین اوپل صاحب آف گجرات مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان کے مثانہ کا آپریشن سول ہسپتال گوجرانوالہ میں ہوا ہے۔ لیکن ابھی انہیں پیشاب کی بندش کی وجہ سے تکلیف ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

حنیف احمد اوپل پنجاب یونیورسٹی لاہور

ان دنوں کراچی میں

حکیم عبدالحمید اعوان

احمدیہ ہال میگزین لین صدر میں مریضوں کو دیکھتے ہیں۔ ضرورت مند استفادہ کر سکتے ہیں۔

حیوانات

آپ کی دولت ہیں۔ بیماری سے ان کی حفاظت اور زود اثر علاج کے لئے اپنی نوعیت کا واحد رسالہ "کیور یٹو ویٹرنری گائیڈ" ۵۰ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر منگوائیے۔

کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ — پاکستان —

کراچی، لاہور، حیدرآباد، گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اسلام آباد میں حضور ایدہ اللہ کا خطبہ

(بقیہ صفحہ اول)

برداشت کرنے والے ہیں۔ ایسے لوگ بھی اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا یقین رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ خدا تعالیٰ کے کسی حکم کو چھوڑ نہیں سکتے۔ وہ دنیا کی طرف دیکھتے ہی نہیں۔ ان کی روحانی نظر کا نقطہ صرف خدا ہی کی وحدانیت ہوتی ہے یعنی "مولیٰ الکل"۔ اسی کو قرآن کریم میں مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ کہہ کر بیان کیا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا ہمیں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اور اس سے مغفرت چاہتے ہوئے اس گروہ میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

حضور نے فرمایا اللہ کی پناہ مانگتے رہنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والا ہے لیکن بعض دفعہ انسان دور ہی سے ایسے فاصلے طے کر جاتا ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے خدا کے پیار کے دروازوں کو اپنے اوپر بند کر لیتا ہے۔ فرمایا خدا کا فضل نہ ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ لیکن خدا کے فضل کو جذب کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان خود بھی ان دروازوں کو کھولنے اور ان میں داخل ہونے کے لئے پوری کوشش کرے۔ فرمایا۔ ساری دنیا کی طاقتیں اگر اکٹھی ہو کر کسی مومن کو کہیں کہ وہ خدا کے کسی حکم کو توڑ دے۔ تو وہ ہرگز نہیں توڑے گا۔ لہٰذا میں ہر احمدی کو کہتا ہوں کہ خدا کے ہو کر خدا میں زندگی گزارنے کی کوشش کرو۔ دنیا جو بھی کہتی ہے کہتی رہے تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔

حضور کا یہ پرمعارف خطبہ نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور نے جمعہ اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اس موقعہ پر اسلام آباد اور راولپنڈی کی جماعتوں کے علاوہ پشاور، اٹک، جہلم، گجرات اور سیالکوٹ وغیرہ اضلاع کے بھی بہت سے احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔

(خاکسار محمد شفیع اشرف)